سوال

(722)جس بات پر اللہ پردہ ڈالے بندہ بھی اسے چھپائے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مسلمان بہن، دین اسلام کی پابند ہے، اس نے اللہ سے توبہ کی ہے، تقریباً آدھا قرآن یاد ہے، علماء کے دروس میں بھی حاضر ہوتی ہے، سر ڈھانپے رہتی ہے، اوران شاء اللہ عنقریب نقاب بھی لینا شروع کردے گی۔ وہ جاہلیت کے دنوں میں بدکاری کی مرتکب ہوئی تھی اورچار حمل بھی ضائع کرایا۔ اب شادی کے موقع پر اس کےلیے کیا حکم ہے کہ آیا وہ اپنے شوہر کواپنے متعلق سب کچھ بتا دے تاکہ وہ دھوکے میں نہ رہے۔ یا خاموش رہے جیسے کہ بعض نے اسے کہا ہے کہ جس بات پر اللہ نے پردہ ڈالا ہے، بندہ اسے ظاہر نہ کرے۔ اوردوسرے وہ جو کرچکی ہے اس کا کیا فائدہ ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس بہن کو چاہئے کہ اللہ سے توبہ کرے خالص توبہ، اورجہاں تک ہوسکے نیکی کے کام کرنے میں اورزیادہ کوشش کرے۔ زنا، اللہ محفوظ رکھے: سب جرائم سے بڑھ کر غلیظ جرم ہے اوراس کی طرف وہی طبیعتیں مائل ہوتی ہیں جو نفسیاتی طور پر ضعیف اورکمزور ہوں، اس پر اللہ کا عقاب بڑا سخت ہے۔ جبکہ یہ جذبات فوری ہوتے ہیں جو لمحات میں ختم ہوجاتے ہیں۔

امام احمد اورابن ماجہ روایت لائے ہیں، جناب ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

استَقِیمُوا وَلَن تُحصُوا وَاعمَلُوا، ان وَخَیرُ أَعمالِكُمُ الصَّلَاةُ، وَلَا یُحَافِظُ عَلَی الوُضُوءِ إِلَّا مسلم

''سیدھی راہ اختیار کرو، مگر تم کامل طور پر اس کا لحاظ نہیں رکھ سکو گے، اورآگاہ ہوجاؤ کہ تمہارے اعمال میں سب سے بہترین نماز ہے، اورکوئی مسلمان ہی اپنے وضو کی حفاظت کرتا ہے۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ وسننھا، باب المحافظة علی الوضوء، حدیث: 277 ومسند احمد بن حنبل: 276/5، حدیث: 22432 والمستدرک للحاکم: 220/1 حدیث: 447، 448، 449، 450۔)

اس حدیث میں ارشاد ہے کہ بندہ نماز کی خوب پابندی کرے۔۔ جناب ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں رات گزارہ کرتے تھے اورآپ کےلیے وضو کے پانی اوردیگر ضروریات کا اہتمام کیا کرتے تھے۔ ایک موقع پر آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ ''مانگ لو، کیا چاہتے ہو؟'' انہوں نے کہا: میں آپ سے جنت میں آپ کی وفاقت چاہتا ہوں! ''آپ نے فرمایا: ''کیا کوئی اور؟'' انہوں نے کہا: ''نہیں میرا یہی سوال ہے۔'' آپ فرمایا:

(اعنی علی نفسک بکثرۃ السجود) ''اپنے لیے میری کثرت سجود سے مدد کر۔'' (صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، فضل السجود والحث علیہ، حدیث: 789۔ سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب وقت قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل، حدیث: 1320۔ سنن النسائی، صفۃ الصلاۃ، باب فضل السجود، حدیث: 1138۔) اور جو حمل ضائع کراتے ہیں، اگر یہ بالکل ابتدائی دنوں ہی میں تھے تو چاہیئے کہ کثرت سے استغفار کرے۔ اس کے علاوہ اس کا اور کوئی کفارہ نہیں ہے۔ مگر اتنی بات ضرور ہے کہ جب چار بار ایسا ہوا ہے تو اس سے عورت کے رحم کو بہت زیادہ نقصان پہنچ جاتا ہے، اور ممکن ہے کہ ولادت کی صلاحیت کمزور ہو جائے۔ اس بارے میں امانت دار قابل اعتماد مسلمان ڈاکٹروں کی طرف رجوع کرے۔ اگر فی الواقع اس طرح کی کمزوری ثابت ہو تو چاہیئے کہ یہ اپنے منگیتر کو بتا دے کہ مجھے یہ عارضہ ہے اور مجھ میں ولادت کی صلاحیت کمزور ہے۔ اور چاہیئے کہ اپنے ماضی کے متعلق اپنے اوپر پردہ ڈالے اور کسی کو اس سے آگاہ نہ کرے۔ بالخصوص جب اللہ نے بھی اس پر پردہ ڈالا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 516

محدث فتویٰ